معلوم کیا کسی کو رازِ نہاں ہمارا

مکتوبِ گرامی حضرت مولانا قاضی محمد زاھد الحسینی مدظلہ

محترم المقام عالی مرتبت سیدِ عالی نسب مولانا عطاء المحسن صاحب زید مجدہ

خادمانہ سلام مقرون بالاحترام کے بعد —— مکرمت نامہ خادم زادہ کے نام شرف صدور لایا۔ ان گناہ گار آنکھوں نے بھی پڑھا، آپ کی علالت کا پڑھ کر فکر لاحق ہوا۔ اللہ تعالیٰ جناب کو اپنی رحمت کے ساتھ عافیت عطا فرمائے۔ آمین۔ اُمت آج کل آپ جیسے مجاہدین کی راہ نمائی کی محتاج ہے۔ اس گناہ گار کے حق میں جناب کی دُعا ان شاء اللہ مستجاب ہوگی رگمر مجھ جیسے تہی دامن کا وجود عدم بنا رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ جیسے مجاہدین مجاہد فی سبیل اللہ کو عافیت کے ساتھ تادیر سلامت رکھے۔ آمین —— وہ اکابر جا چکے ہیں جن کی زیارت ہی سے ذکر اللہ کا منظر سامنے آجاتا تھا۔ اس گناہ گار نے امیر شریعت نور اللہ مرقدہ کی زیارت اور آپ کے خطاب عالی کی سماعت کا شرف ۱۹۳۱ء میں پہلی بار سہارنپور کی فرودگاہ کے عظیم الشان جلسہ میں حاصل کیا جبکہ شاعرِ انقلاب علامہ انور صابری نے اپنی پرسوز نظم سے جلسہ کا آغاز کیا۔ پھر بھی کئی بار زیارت کا شرف حاصل ہوتا رہا خصوصاً ۱۹۳۲ء، ۱۹۳۳ء کے وہ مناظر آبدیدہ کر دیتے ہیں جو قطب الارشاد والتکوین حضرت مدنی رح اور امیر شریعت رح واقفِ اسرارِ طریقت کے مخلصانہ مودبانہ مجاہدانہ تعلقات سے معمور تھے۔ اب وہ مناظر کہاں؟

چمن کے تخت پر جس دم شہ گل کا تجمل تھا	ہزاروں بلبلوں کی فوج تھی اک شور تھا غل تھا
جب آئے دن خزاں کے کچھ نہ تھا جز خارِ گلشن میں	بتاتا رو رو کر مالی یہاں غنچہ وہاں گل تھا

وہ عطاء اللہ رح اب کہاں جو انارحمۃ مہداۃ کا عکس جمیل تھا۔ وہ مدنی رح کہاں جو گلشن رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا پرسوز بلبل تھا۔ وہ دور گزر گیا اور شاید اب نہ آسکے۔

ولقد اری معجزن نمی نظر ا ع

چند سطور لکھ کر سوز دروں کو کچھ ہلکا کر رہا ہوں اپنی نظر میں اب کوئی محرم نہیں۔ احقر نے پہلا حج ۱۹۳۹ء میں کیا اس مبارک سفر میں مولانا گل شیر شہید رحمۃ اللہ علیہ کی رفاقت کا مجھے شرف حاصل تھا (بقیہ ص ۲۳ پر)